حصہ اوّل

احمد رضا خان کے باغی بریلوی

از قلم

مناظر اہل سنّت قاطع شرک و بدعت
حضرت مولانا رب نواز حنفی صاحب مدظلہ

ناشر انجمن دعوت اہل السنّۃ والجماعۃ

بغاوت

رضا خان کی تعلیمات

فَلَا تَلُومُونِي وَلُومُوا اَنفُسَكُم

احمد رضا خان کے باغی بریلوی

ازقلم

مناظر اہل سنّت قاطع شرک و بدعت

حضرت مولانا رب نواز حنفی صاحب مدظلہ

ترتیب

مفتی نجیب اللہ عمر

ناشر

انجمن دعوت اہل السنّۃ والجماعۃ

کتاب : احمد رضا خان کے باغی بریلوی

ازقلم : حضرت مولانا رب نواز حنفی صاحب مدظلہٗ

ترتیب : مفتی نجیب اللہ عمر

طبع اول : نومبر ۲۰۰۸ء

ناشر : انجمن دعوت اہل السنۃ والجماعۃ

ملنے کے پتے

ادارۃ الانور علامہ بنوریؒ ٹاؤن کراچی

مکتبہ خلیلیہ، علامہ بنوریؒ ٹاؤن کراچی

مکتبہ رشیدیہ بالمقابل مقدس مسجد اردو بازار کراچی

مکتبہ جمال قاسمی، سہراب گوٹھ، کراچی

دارالکتاب، اردو بازار لاہور

مکتبہ رحمانیہ اردو بازار لاہور

فہرست مضامین

تقریظ

مناظر اہل سنت استاذ العلماء حضرت مولانا منیر اختر صاحب مدظلہٗ

خطیب جامع مسجد فاروقیہ جہانیاں خانیوال

مناظر اسلام مولانا رب نواز حنفی کا مذکورہ رسالہ پڑھ کر دل میں بڑی خوشی محسوس ہوئی اللہ تعالیٰ ان کو لمبی زندگی دے کہ وہ اہل بدعت کے خلاف برسرِ پیکار رہیں۔ اور اللہ تعالیٰ حضرت علامہ مولانا نجیب اللہ عمر صاحب طول العمرۃ کے زورِ قلم اور ذوقِ مطالعہ میں اور برکت دے کہ انہوں نے اپنی اس چھوٹی سی عمر میں رضا خان کے باغی رسالہ لکھ کر مسلک احمد رضا خان کے باغی علماء کی نقاب کشائی کی ہے، حالانکہ (بریلوی نظریہ ہے جو احمد رضا کا ہم عقیدہ نہ ہو وہ کافر ہے۔ بحوالہ جامع الفتاویٰ ص ۱۰۶)۔

اب علماء رضا خان کے جو حامی ہیں وہ باغی علماء کے بارے میں کیا رائے قائم کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس رسالے کے ذریعے حامی علماء کو بھی ہدایت دے اور وہ احقاقِ حق کو تسلیم کرتے ہوئے باغی علماء کی حمایت کر کے اپنی عاقبت سنوار لیں۔

والسلام

(مولانا) منیر اختر (صاحب مدظلہٗ)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مقدمہ

یہ بات کسی سے ڈھکی چھپی نہیں کہ احمد رضا ہی بریلوی مکتب فکر کے بانی ہیں اور دور حاضر کے بریلوی مسلک سے تعلّق رکھنے والے لوگ احمد رضا کو اپنا بڑا اور قائد سمجھتے ہیں بریلوی جماعت کے محدث اعظم احمد رضا کے متعلق اس نظریہ کا اظہار کرتے ہیں۔

علماء دین کے اعلیٰ کارنامے چودہ صدی سے چلے آرہے ہیں مگر لغزش قلم اور سبقت لسانی سے بھی محفوظ رہنا یہ اپنے بس کی بات نہیں زور قلم میں بعض تفرد پسندی میں آگئے بعض تجدد پسندی پر اتر آئے، تصانیف میں خود آرائیاں بھی ملتی ہیں لفظوں کے استعمال میں بھی بے احتیاطیاں ہوجاتی ہیں۔قول حق کے لہجے میں بوئے حق نہیں ہے۔

کچھ آگے لکھتا ہے کہ

اعلیٰ حضرت کی زبان وقلم کا یہ حال دیکھا کہ مولیٰ تعالیٰ نے اپنی حفاظت میں لے لیا ہے اور زبان وقلم نقطہ برابر خطا کرے اس کو ناممکن فرمادیا۔

(المیز ان احمد رضا نمبر ص ۲۴۸)

اس جگہ کس واضح انداز میں بریلوی محدث اعظم نے احمد رضا کو بالکل پاک و صاف لکھا ہے اور کس طرح چودہ برسوں کے لوگوں پر فوقیت دی ہے۔ احمد رضا کا بریلوی حضرات کے ہاں کیا مقام ہے وہ کسی سے پوشیدہ نہیں اور احمد رضا کو جن فضائل وکمالات کا حامل بریلویوں کے ہاں سمجھا جاتا ہے وہ بھی کسی صاحب نظر سے چھپی ہوئی بات نہیں ہے احمد رضا نے اپنے معتقدین کو مرنے سے تھوڑی دیر پہلے جو نصیحت کی تھی وہ ملاحظہ فرمائیں۔

''میرا دین و مذہب جو میری کتب سے ظاہر ہے اس پر مضبوطی سے قائم

رہنا ہر فرض سے اہم فرض ہے"۔ (وصایا شریف: ص ۱۰)

مرنے سے دو گھنٹے سترہ منٹ قبل کی جانے والی اسی وصیّت کے پیش نظر بریلویوں نے زبانی طور پر دین احمد رضا کو اپنے پر ہر فرض سے اہم فرض سمجھتے ہوئے یہاں تک لکھ دیا کہ

"ہمارا مسلک اعلیٰ حضرت کی اتباع ہے"۔

لیکن صد افسوس یہ زبانی جمع خرچ ہی رہا اور بریلوی حضرات جس طرح اپنی خواہشات نفسانی پر عمل کرتے ہوئے قرآن وحدیث کو درخور اعتناء نہیں سمجھتے اور اس موقع پر کہ جب شریعت ان کی خواہش سے ٹکراتی ہے تو وہ اپنی خواہش کی اتباع اور پیروی اختیار کر کے شریعت کو پس پشت ڈال دیتے ہیں۔

آپ لاکھ سمجھایئے کہ ہم قرآن وحدیث کے ثابت شدہ احکام تمہیں سنا رہے ہیں ان کی ایک رٹ ہوگی کہ شریعت اور ہے اور طریقت اور ہے۔ ذرا ان سے پوچھیے شریعت سے ہٹ کر اختیار کی جانے والی طریقت کی کیا حیثیت ہے؟ اسی طرح بریلوی حضرات نے احمد رضا کے ان اقوال کو بھی پسِ پشت ڈال دیا جو ان کی خواہش سے ٹکراتے تھے۔ خود ایک بریلوی رہنما یہی رونا روتے ہوئے لکھتا ہے کہ

"انتہائی کرب اور صدمے کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ اگر مخالفین نے دوہرا معیار اپنایا تو خود بریلویوں کے علماء ومشائخ نے تہرا معیار اختیار کر لیا ان کرم فرماؤں نے فاضل بریلوی کے ساتھ جو کچھ کیا اس پر ان (احمد رضا) کی روح آج بھی فریاد کر رہی ہے کہ ؎

من از بیگانگاں ہرگز نہ نالم
کہ بامن ہرچہ کرد آن آشنا کرد"

یہی صاحب کچھ آگے لکھتے ہیں کہ

"اگر علمائے دیوبند کی متنازعہ گستاخانہ عبارات آسمان سے اترا ہوا صحیفہ

نہیں ہیں کہ ان میں تبدیلی نہیں ہو سکتی تو ہماری خانقاہوں پر جو خرافات اعتقادی اور عملی طور پر رواج پا گئی ہیں وہ بھی طریقت کا حصّہ نہیں ہیں۔ کیا یہ ناچ بھنگڑے، جھومر، تھڑ، بے قاعدہ قوالی اور راگ کی مجلسیں، قد آدم کے برابر اونچی قبریں، قبروں کروڑوں روپے کا ضیاع، قبروں کے سجدے، طواف مخلوق خدا کو اللہ کے بجائے اپنے سامنے جھکانے کا کار بے خیر آخر کس قاعدے قانون کا نتیجہ ہے؟

مجھے علم ہے کہ میری اس تحریر سے بعض جبینوں پر شکن پڑیں گے مگر میں ببانگ دھل کہنا چاہتا ہوں کہ سنیت کا ٹھیکیدار کوئی نہ بنے۔ اگر علمائے دیوبند کی متنازعہ گستاخانہ عبارات آسمان سے اترا ہوا صحیفہ نہیں ہیں کہ ان میں تبدیلی نہیں ہو سکتی تو ہماری خانقاہوں پر جو خرافات اعتقادی اور عملی طور پر رواج پا گئی ہیں وہ بھی طریقت کا حصّہ نہیں ہیں۔ کیا یہ ناچ بھنگڑے، جھومر"

احمد رضا کی تعلیمات سے ہٹ کر اپنی خواہشات پر عمل کرنے والے بریلویوں پر برہم ہونے والے یہ صاحب آگے لکھتے ہیں کہ

"افرأیت من اتخذ الٰھه ھوٰی کے مطابق چھوٹی چھوٹی ٹولیاں اور جھتے بنا کر اور اپنی خواہشات اور پسند کو سنیت کا لبادہ دے کر اس عظیم شخصیت کو بدنام کرنے کی روش ترک کر دیں.......... جس کی جو مرضی اور خواہش ہوتی ہے اسی کے مطابق اپنی زنبیل سے وہ اپنے ممدوح کو القاب دے دیتا ہے۔ کل حزب بما لدیھم فرحون کا منظر ہے"۔

یہی بریلوی آگے اپنا مشاہدہ بیان کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ

"گزشتہ سال راقم السطور ایک ضلع کے ڈپٹی کمشنر کے پاس گیا جو صاحب علم اور انتہائی لائق شخصیت کے مالک تھے ان کے سامنے ایک درخواست رکھی تھی جو انہوں نے میری طرف بڑھا دی۔ اس میں ایک معروف خانقاہ

کے سجادہ نشین کی طرف سے گزارش کی گئی تھی کہ عرس کے موقع پر تھیٹر اور سرکس کی اجازت دی جائے اور لطف یہ کہ یہ درخواست لے کر سجادہ نشین صاحب خود ڈپٹی کمشنر کے پاس آئے تھے ڈپٹی کمشنر نے میری طرف دیکھتے ہوئے کہا

کوئی بتلائے کہ ہم بتلائیں کیا؟

ہر واعظ، مولوی اور عالم پیری مریدی کے چکر میں پڑا ہوا ہے جو بھی فوت ہوتا ہے اس کے روضے، آستانے، عرس شروع ہو جاتے ہیں مریدین و معتقدین کو یہ زہر انڈیلا جاتا ہے کہ بس جو کچھ ہیں ہمارے حضرت ہیں؟ ان کے خلاف جو سوچتا ہے عمل کرتا ہے یا بات کرتا ہے وہ بے دین اور گمراہ ہے یہاں ایسے ایسے لوگ بھی بڑے مشائخ میں شمار ہوتے ہیں اور کئی نام نہاد علماء کو ہم نے ان کے پاؤں پر سر رگڑتے دیکھا ہے جنہوں نے زندگی میں ایک نماز جماعت کے ساتھ نہیں پڑھی کبھی جمعہ نہیں پڑھا عیدین کی نماز میں شامل نہیں ہوئے فرض ہونے کے باوجود حج کی سعادت سے محروم ہیں۔ آخر یہ کیسی طریقت ہے یہ تصوف و روحانیت کی کون سی قسم ہے؟ اگر ہم غلطی پر ہیں تو کوئی ہمیں سمجھائیں۔ امام دارالہجرہ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کا وہ آبِ زر سے لکھنے کے لائق فرمودہ کہاں گیا جس میں آپ نے روضہ نبوی ﷺ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا تھا

"کل یو خذ عنه ویرد علیه الا صاحب هذا القبه"

تھیٹر، بے قاعدہ قوالی، اور راگ کی مجلسیں، قد آدم کے برابر اونچی قبریں، قبروں کروڑوں روپے کا ضیاع، قبروں کے سجدے، طواف مخلوق خدا کو اللہ کے بجائے اپنے سامنے جھکانے کا کار بے خیر آخر کس قاعدے قانون کا نتیجہ ہے؟

مجھے علم ہے کہ میری اس تحریر سے بعض جبینوں پر شکن پڑیں گے مگر میں
بانگ دہل کہنا چاہتا ہوں کہ سنیت کا ٹھیکیدار کوئی نہ بنے، سوائے اس
صاحب مزار (آنحضور ﷺ) کے ہر شخص کی بات قبول کی جاسکتی ہے اور
رد بھی (کی جاسکتی ہے)''......

اس بریلوی کی آخری فریاد بھی آخر میں سنتے جائیے۔

''فاضل بریلوی کا نام لینے والوں پر ان کا حق اور فرض ہے کہ وہ خاص طور
پر اتباع سنت کے بارے میں انہیں صدق دل سے اپنا رہنما بنا کر اپنی
کوتاہیاں دور کریں۔

من آنچہ شرط بلاغ است باتو می گویم
تو خواہ از سخنم پندگیر وخواہ ملال''

یہ ساری فریاد بریلوی مسلک کے محمد فاروق القادری کی ہے جو انہوں نے اپنے
ہم مسلک بریلوی علماء کے متعلق کرتے ہوئے اسے یہ عنوان دیا ہے مجھے میرے
''دوستوں'' سے بچاؤ فاضل بریلوی۔

آیئے اب مولوی نصیر الدین گولڑوی بریلوی کی بھی سنتے جائیے، وہ لکھتا ہے:

''ہمارے اکثر جہال کا تو کیا ذکر؟ مناظر اسلام اور شیخ الحدیث کہلانے
والے مقتدیان قوم اذان بر قبر انگوٹھے چومنے اور نماز جنازہ کے بعد دعا
جیسے استحبابی حیثیت رکھنے والے مسائل پر دو دو گھنٹے خطاب فرمانا اسلام
اور سنیت کی بڑی خدمت سمجھتے ہیں، لیکن آئے دن درباروں اور
خانقاہوں پر شرک وبدعت کے جو مناظر دیکھنے میں آتے ہیں، ان کے
متعلق اہتماماً کچھ فرمانے کی تکلیف گوارا نہیں کرتے شاید عوامی ردّ عمل کا
خوف دامن گیر رہتا ہے، یا سجادہ نشین حضرات کے دستِ تعاون کھینچ لینے
کا ڈر زبان نہیں کھولنے دیتا''۔ (لطمۃ الغیب: ص ٦)

آگے یہی صاحب مزید حقائق سے پردہ اٹھاتے ہوئے لکھتے ہیں:

''آج علماء ومشائخ اہل سنت (کہلانے والے بریلوی حضرات) کی چشم پوشی کے کرشمے ہیں کہ لوگ قبروں کو چومنا فرض، مزارات کا سجدہ ضروری، درباروں کا طواف معراج عقیدت اور پیروں فقیروں کو تقدیر وقضاء کا مالک سمجھنا پیری مریدی کا اہم جزو سمجھتے ہیں، انہیں راست پر کون لائے گا؟

افراط وغلو کا یہ عالم ہے کہ حضور ختمی مرتبت ﷺ کا اسم مبارک سن کر درود شریف پڑھنا ضروری نہیں سمجھا جاتا، جبکہ انگوٹھے چومنا لازمی سمجھا جاتا ہے۔ اذان سن کر کلمات اذان کا جواب دینا اتنا اہم نہیں سمجھا جاتا۔ جتنا اذان کے بعد درود وسلام پر زور دیا جاتا ہے، کسی فوت شدہ مسلمان کے روزوں اور فوت شدہ نمازوں کا بدل ادا کرنا کچھ حیثیت نہیں رکھتا جبکہ تیجے بیسویں چالیسویں اور سالانہ پر خیرات وطعام کو دین کا جزو لاینفک خیال کیا جاتا ہے۔ کہیں کسی مقام پر درود شریف پڑھنا پڑ جائے تو الصلوۃ والسلام علیک یارسول اللہ پڑھنا ہر فرض سے اہم فرض سمجھا جاتا ہے جبکہ درود ابراہیمی کو دیوبندیوں وہابیوں والا درود سمجھ کر قابل اعتناء خیال نہیں کیا جاتا...... ان باتوں کو وجوب شرعی کا درجہ دینا اور انہی پر مسلمان اور سنی ہونے کو موقف سمجھنا دین میں زیادتی نہیں تو اور کیا ہے''۔

(لطمۃ الغیب: ص ۵۵)

فاروق قادری اور نصیر الدین گولڑوی کے ان اعترافات سے یہ بات کس واضح انداز میں ثابت ہوتی ہے بریلویت میں یہ زہریلے جراثیم موجود ہیں۔

لیکن افسوس کہ احمد رضا کو قائد ماننے کے باوجود اس کی صحیح تعلیمات سے بریلوی روگردانی کررہے ہیں۔

کاش کہ بریلوی اس طرح بغاوت سے باز آجائیں اور اس انحراف سے رک جائیں۔ ٹھیک ہے کہ غلط تعلیمات سے روگردانی بالکل مناسب ہے، لیکن ایسی باتیں

کہ جو وہ شریعت کے مطابق کہہ گیا اس سے صرف نظر کرنا کون سا انصاف ہے؟

خدا کرے بریلوی حضرات ہماری اس تحریر کو تعصّب پر مبنی سمجھنے کے بجائے صدق دل اسے حق تسلیم کر لیں اور اتباع سنت کے دم بھرنے لگیں۔

ہم نے یہ تحریر اس لئے لکھی کہ ممکن ہے ہماری بات تسلیم کر کے بریلوی حضرات اپنی آخرت سنوار سکیں۔ ہم نے اس رسالے میں نصف صد کے قریب احمد رضا کی ایسی تعلیمات جمع کی ہیں جن سے آج کے بریلوی کہلانے والے اور احمد رضا کی اتباع کے دعویدار سر عام مخالفت کر رہے ہیں۔

اگر نصرت خداوندی شامل حال رہی تو بشرط زندگی (ان شاء اللہ) ہم ایسی دیگر درجنوں عبارتیں نقل کریں گے جن سے موجودہ دور کے بریلوی بغاوت کر رہے ہیں۔

انہی کے مطلب کی کہہ رہا ہوں زباں میری ہے بات ان کی
انہی کی محفل سنوارتا ہوں چراغ میرا ہے رات ان کی

پیروں کی تصویر رکھنا بت پرستی

مولوی احمد رضا بریلوی لکھتے ہیں:

''اللہ عزوجل ابلیس کے مکر سے پناہ دے، دنیا میں بت پرستی کی ابتداء یونہی ہوئی کہ صالحین کی محبت میں ان کی تصویر بنا کر گھروں اور مسجدوں میں تبرکاً رکھیں اور ان سے لذت عبادت کی تائید سمجھی، شدہ شدہ وہی معبود ہوگئی''۔ (فتاویٰ رضویہ: ص ۵۷۳، ج ۲۴)

مزید دوسری جگہ احمد رضا خان کا فتویٰ ہے کہ:

''اور اس میں کسی معظّم دینی کی تصویر ہونا نہ عذر ہوسکتا ہے نہ اس وبال عظیم سے بچا جا سکتا ہے بلکہ معظّم دینی کی تصویر زیادہ موجب وبال ونکال ہے کہ اس کی تعظیم کی جائے گی اور تصویر ذی روح کی تعظیم خاص بت کی صورت اور گویا ملّت اسلامیہ سے صریح مخالفت ہے ابھی حدیث سن چکے کہ وہ ( ) اولیاء کی بھی تصویر رکھتے تھے جس پر ان کو بدترین خلق اللہ فرمایا گیا انبیاء علیہم السلام سے بڑھ کر کون معظّم دین ہوگا''۔

(العطایا القدیر فی حکم التصویر، فتاویٰ رضویہ: ص ۵۷۷، ج ۲۴، رضا فاؤنڈیشن لاہور)

احمد رضا خان کی مذکورہ تعلیم دیکھیے اور دوسری جانب بریلوی علماء وعوام کا یہ عمل بھی ملاحظہ فرمائیں۔

ماہنامہ کنز الایمان لاہور لکھتا ہے:

(بریلوی) علماء حضرات منبر رسول پر کھڑے ہوکر ان (دیدار علی شاہ اور احمد رضا) کی تصاویر فروخت کررہے ہیں۔

(ماہنامہ کنز الایمان جولائی ۱۹۹۷ء)

شریعت کی دھجیاں بکھیرنے والے اور منبر ومحراب کی تقدس کو پامال کرنے والے یہ رضا خانی علماء جہاں ایک طرف دینی بے راہ روی کے مرتکب ہو رہے ہیں تو دوسری جانب یہ حضرات تعلیم احمد رضان خان سے بھی بغاوت کرر ہے ہیں۔ بعض رضا خانی اپنے اپنے پیروں کی بڑی بڑی تصویریں گھروں پر آویزاں کرتے ہیں، خصوصاً شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی تصاویر تو ہر رضا خانی کی دُکان اور گاڑیوں پر عام لگی ہوتی ہیں، ایسے حضرات احمد رضا خان کے فتوے پر غور کریں اور فیصلہ کریں کہ احمد رضا خان کی بات ٹھیک ہے یا عام رضا خانیوں کا عمل۔

بزرگوں کے سامنے زمین چومنا حرام:

احمد رضا لکھتا ہے:

> ''عالموں اور بزرگوں کے سامنے زمین چومنا حرام ہے...... زمین بوسی حقیقتاً سجدہ نہیں کہ سجدہ میں پیشانی رکھنی ضروری ہے جب اس وجہ سے حرام اور مشابہ بت پرستی کہ صورت قریب سجود ہے تو خود سجدہ کس درجہ سخت حرام اور بت پرستی کا مشابہ تام ہوگا''۔ (تعلیمات اعلیٰ حضرت: ص ۱۶۸)

بزرگوں کے سامنے زمین چومنے کو حرام اور بت پرستی کے مشابہ قرار دینے والے احمد رضا، رضا خانیوں کے ہاں کس مرتبہ والے ہیں۔ آیئے ملاحظہ فرمالیں:

لیکن اس فتویٰ کی مخالفت کرنے والے رضا خانی بتائیں کہ کیا وہ احمد رضا کے باغی نہیں ہیں؟

جایئے ذرا ایک بار مزاروں کا چکر لگا کر دیکھیے کہ وہاں یہ کام کرنے والے کس مسلک سے متعلق ہیں؟

وہاں موجود سجادنشین ان تمام حرکتوں پر چپ سادھے عوام کو اس تمام اعمال کی اجازت دیئے ہوئے ہیں اور ان کو ڈر ہے کہ اگر وہ ان حرکتوں کے خلاف بول پڑے تو

ان کی سجادگی ملیامیٹ ہو جائے گی۔ امت گمراہی کے گڑھے میں گرتی رہے اس سے ان جعلی سجادہ نشینوں کو کوئی سروکار نہیں۔

بس ان کی عزت و ناموس میں کوئی فرق نہ آنے پائے اگر کسی نے عوام کو روکنے کی کوشش کی تو جھٹ سے اس پر وہابیت کا فتوی داغ دیا جاتا ہے۔ تقریروں و تحریروں میں اپنے عقلی ڈھکوسلوں کے ذریعے عوام کو جواز کے بنڈل فراہم کرتے رہتے ہیں تا کہ کہیں ہمارے ماننے والوں اور نذرانے دینے والوں کے ہجوم میں کمی نہ آجائے۔

اور صرف زمین بوسی ہی نہیں بلکہ سجدہ تعظیمی جیسے اشد حرام عمل میں بھی نرمی برت کر عوام کے حوصلے باندھتے رہتے ہیں حالانکہ اس کے متعلق احمد رضا خان کا یہ واضح فتویٰ ہے۔

تعظیمی سجدہ حرام ہے:

''سجدۂ تحیہ حرام و گناہ کبیرہ''۔ (فاضل بریلوی اور امور بدعات: ص ۱۶۲)

''سجدہ تحیۃ حرام و گناہ کبیرہ بالیقین اور اس کے کفر ہونے میں اختلاف علماء دین اور ایک جماعت فقہا سے تکفیر منقول ہے۔

(الذبدۃ الزکیہ، فتاویٰ رضویہ: ص ۴۳۹، ج ۲۲، رضا فاؤنڈیشن لاہور)

احمد رضا خان کے اس فتوے سے معلوم ہوا کہ سجدۂ تعظیمی حرام اور گناہ کبیرہ ہے اور فقہا کی ایک جماعت نے تو اس کے مرتکب کو کافر تک کہا ہے۔

لیکن اس فتوے کی عمومی بغاوت کو دیکھنا ہو تو مزارات کا ایک چکر ہی عقل کے سارے بند کھول دے گا ہماری طرف سے کیا جانے والا احتجاج بسا اوقات اس لیے بھی کارگر نہیں ہوتا کہ رضا خانی علماء ان سجدہ ریزی کے مرتکب افراد کے کاندھے تھپکاتے رہتے ہیں اور ہمارے خلاف ان کے کان بھرتے رہتے ہیں۔

موحد وہ جو غیر اللہ کے آگے نہیں جھکتے

وہ پیشانی پر داغ شرک لگوایا نہیں کرتے

اور اگر آپ ''قبروں کو طواف'' قبروں کو سجدہ، اور قبر کو چمٹ کو بوسہ دینے والوں کو دیکھنا چاہیں تو ایک ہی مزار کا سفر آپ کے شک کو یقین میں بدلنے کے لیے کافی ہو جائے گا۔

غیر کعبہ کا طواف ناجائز ہے:

احمد رضا خان لکھتا ہے:

''بلاشبہ غیر کعبہ معظمہ کا طواف تعظیماً ناجائز ہے اور غیر خدا کو سجدہ ہماری شریعت میں حرام ہے اور بوسہ قبر میں علماء کو اختلاف ہے اور احوط منع ہے خصوصاً مزارات طیبہ اولیائے کرام کہ ہمارے علماء نے تصریح فرمائی کہ کم از کم چار ہاتھ کے فاصلہ سے کھڑا ہو یہی ادب ہے پھر تقبیل کیونکر متصور''۔

(احکام شریعت: ص، ۲۵۸)

قبروں کو بوسہ دینا:

سوال: بوسہ قبر کا کیا حکم ہے؟

جواب: بعض اہل علم اجازت دیتے ہیں اور بعض روایات بھی نقل کرتے ہیں مگر جمہور علما مکروہ جانتے ہیں تو اس (بوسہ قبر) سے احتراز ہی چاہیے۔

(فتاویٰ رضویہ: ص ۵۲۶، ج، ۹)

میں نہیں سمجھتا کہ:

احمد رضا خان کے ان واضح فتوؤں کے باوجود بھی رضا خانی کہلانے والے ان مسائل سے اعراض اور روگردانی کریں گے۔ مزارات کو طواف کرنے والے رضا خانی اگر شریعت کے مسائل کو ماننے کیلئے تیار ہیں تو احمد رضا خان کے مسلک کو ہی مان کر ان حرکات سے باز آجائیں۔

روضہ کو طواف و سجدہ نہ کرو:

احمد رضا خان لکھتا ہے:

"روضہ انور کا نہ طواف کرو نہ سجدہ نہ اتنا جھکنا کہ رکوع کے برابر ہو رسول اللہ ﷺ کی تعظیم ان کی اطاعت میں ہے"۔

(تعلیمات اعلیٰ حضرت: ص ۱۸۰)

رسول اللہ ﷺ کی تعظیم ان کی اطاعت میں ہے۔ یہ بات اگر کوئی سنی کہہ دیتا تو جھٹ سے اس پر فتویٰ لگ جاتا کہ تم تعظیم نبی کے قائل نہیں ہو لیکن احمد رضا خان کی طرف اس بات کے کہے جانے کے بعد رضا خانیوں کے پاس کیا بہانہ بچے گا؟

سر سوئے روضہ جھکا پھر تجھ کو کیا
دل تھا ساجد نجد یا پھر تجھ کو کیا

یہ شعر پڑھنے والے رضا خانی، احمد رضا کے اس فتوے کو ایک بار پھر پڑھ لیں۔

بچوں کے سروں پر پیر کے نام کی چوٹی:

جو بعض جاہل عورتوں میں دستور ہے کے بچے کے سر پر بعض اولیاء کرام کے نام کی چوٹی رکھتی ہیں اور اس کی کچھ میعاد مقرر کرتی ہیں اس میعاد تک کتنی ہی بار بچے کا سر منڈھے وہ چوٹی برقرار رکھتی ہے پھر میعاد گزار کر مزار پر لیجا کر وہ بال اتارتی ہیں، تو یہ محض بے اصل و بدعت ہے (واللہ اعلم)

(فتاویٰ افریقہ: ص ۸۰، برکاتی پبلشرز کراچی)

بعض رضا خانی کہلانے والوں کو دیکھا گیا ہے کہ وہ پیروں کے نام کی چوٹیاں رکھ کر پھرتے ہیں اور ان بچوں کے سروں سے وہ مخصوص چوٹی نہیں کاٹتے، ایسے رضا خانیوں کے خلاف احمد رضا کا یہ فتویٰ ان کی برہنہ پیٹھ پر تازیانہ ہے اور اس عمل کو احمد رضا نے بدعت کہہ کر بدعتیوں کی کیسی صاف نشاندہی کی ہے۔

مزاروں پر جانے والی عورتوں پر اللہ کی لعنت:

احمد رضا خان کا فتویٰ ہے:

''عورتوں کو مزارات اولیاء و مقابر عوام دونوں پر جانے کی ممانعت ہے''۔

(تعلیمات اعلیٰ حضرت: ص ۱۸۴، احکام شریعت: ص ۱۷۳)

احمد رضا خان کی اس تعلیم سے آج بریلوی کہلانے والے کس کھلے بندوں بغاوت کر رہے ہیں وہ کسی سے مخفی نہیں، قبروں پر میلے لگا کر قوالیوں اور ڈھولکوں کے ساتھ قبرستان کو مقام عبرت کے بجائے شادی ہال بنا رکھا ہے اور پھر عورت کو وہاں لے جا کر جس طرح احادیث کے مطابق وہ لعنت کی مرتکب ہوتی ہیں وہاں عورتوں اور مردوں کے اختلاط سے بھی کئی برائیاں کمائی جاتی ہیں۔

مولوی احمد رضا صاحب ایک جگہ لکھتے ہیں:

''غنیۃ میں ہے یہ نہ پوچھو کہ عورتوں کا مزارات پر جانا جائز ہے یا نہیں بلکہ یہ پوچھو کہ اس عورت پر کس قدر لعنت ہوتی ہے اللہ کی طرف سے اور کس قدر صاحب قبر کی جانب سے جس وقت وہ گھر ارادہ کرتی ہے لعنت شروع ہو جاتی ہے اور جب تک واپس آتی ہے ملائکہ لعنت کرتے رہتے ہیں، سوائے روضہ انور کے کسی مزار پر جانے کی اجازت نہیں''۔

(ملفوظات ص ۲۳۷)

احمد رضا کے فتوے کے پیش نظر موجودہ رضا خانی جو کہ قبروں پر عورتوں کے جانے کی چھوٹ دیتے ہیں یا وہ عورتیں جو خود ان کی مرتکب ہوتی ہیں وہ کتنی لعنت کی مستحق ہیں کہ گھر سے نکلنے کا ارادہ کرتے ہی ان پر لعنت شروع ہو جاتی ہے۔

پیر سے پردہ واجب ہے:

احمد رضا لکھتا ہے:

''پردے کے باب میں پیر وغیر پیر ہر اجنبی کا حکم یکساں ہے جوان عورت
کو چہرہ کھول کر بھی سامنے آنا منع ہے اور بڑھیا کے لیے جس سے احتمال
فتنہ نہ ہو مضائقہ نہیں، مگر ایسے خاندان کی نہ ہو جس کا یوں بھی سامنے آنا
اس کے اولیاء کے لیے باعث ننگ و عار یا خود اسکے واسطے وجہ انگشت نمائی
ہو''۔الخ۔(تعلیمات اعلیٰ حضرت:ص،۱۰۷)

احمد رضا خان دوسری جگہ لکھتا ہے:

''پیر سے پردہ واجب ہے جبکہ محرم نہ ہو''۔(احکام شریعت:ص ۱۹۸)

اور ایک جگہ لکھتا ہے کہ:

''بے شک پیر مرید کا محرم نہیں ہوجاتا نبی علیہ السلام سے بڑھ کرامت کا
پیر کون ہوگا؟ وہ یقیناً ابوالروح ہوتا ہے، اگر پیر ہونے سے آدمی محرم ہوجایا
کرتا تو چاہیے تھا کہ نبی سے اس امت کی کسی عورت کا نکاح نہ ہوسکتا''۔

(تعلیمات اعلیٰ حضرت:ص ۱۰۸)

موجودہ دور میں کچھ نااہل گدی نشین ایسے بھی ہیں کہ ان کے پاس ہر وقت عورتوں
کی جھرمٹ رہتی ہے، ان عورتوں کا خیال ہوتا ہے کہ یہ تو ہمارے پیر صاحب ہیں بھلا
ان سے کیا پردہ ہے؟ اور ان سے تو ہم پوشیدہ ہو ہی نہیں سکتیں اور یہ سوچ انہوں نے
یہاں سے قائم کی ہے کہ:

چونکہ پیر صاحب ہر جگہ موجود ہے اور علم غیب جاننے والا ہے اور کائنات کو ہتھیلی کی
مثل دیکھ رہا ہے۔لہٰذا ہم پردہ کریں بھی تو پیر صاحب سے بھلا کہاں چھپ سکتی ہیں؟
ان تصورات کو سامنے رکھتے ہوئے وہ پیر سے پردے کو ایک بے ہودہ کام سمجھتی
ہیں۔ ایسے لوگوں پر احمد رضا خان کا فتویٰ موجود ہے، مذکورہ فتوے کو ذرا غور سے
پڑھیں۔

جاہل پیر شیطان ہے؟

احمد رضا خان سے کسی نے سوال کیا:

عرض: جاہل فقیر کا مرید ہونا شیطان کا مرید ہونا ہے؟

ارشاد: بلاشبہ (ملفوظات ص،۲۲۴)

یعنی بلاشبہ جاہل فقیر کا مرید ہونا شیطان کا مرید ہونا ہے۔

پاکستان بھر میں کتنے ہی ایسے جاہل رضا خانی پیر ملتے ہیں کہ جن کے حلقہ بیعت میں بہت سے رضا خانی اور بریلوی شامل ہیں، کیا یہ سب کے سب احمد رضا کے فتوے کے تناظر میں شیطان کے مرید نہیں ہیں؟ اور کیا اس بیعت کے بعد یہ رضا خانی دین احمد رضا سے بغاوت کے مرتکب نہیں ہیں؟

انگوٹھے چومنے کو سنت کہنا غلطی ہے:

احمد رضا کا فتویٰ ہے:

> ''اذان میں وقت استماع نام پاک صاحب لولاک صلی اللہ علیہ وسلم انگوٹھوں کے ناخن چومنا آنکھوں پر رکھنا کسی حدیث صحیح مرفوع سے ثابت نہیں یہ جو کچھ اس میں روایت کیا جاتا ہے کلام سے خالی، پس جو اس کے لیے ایسا ثبوت مانے یا سے مسنون وموکد جانے یا نفس ترک کو باعث زجر وملامت کہے وہ بے شک غلطی پر ہے۔

(ابر المقال، مجموعہ رسائل اعلیٰ حضرت: ص،۱۵۵، حصہ دوئم، فتاویٰ رضویہ: ص۳۵۲، ج۲۲)

بقول احمد رضا خان کے انگوٹھے چومنے کی روایت کسی صحیح مرفوع طریقے سے ثابت نہیں اور اس انگوٹھے چومنے کو سنت اور موکد جاننے والے یا ثابت ماننے والے اور انگوٹھے نہ چومنے والے کو ملامت کرنے والی غلطی پر ہیں۔

جبکہ دوسری جانب آج کے رضا خانیوں نے اس عمل کو کتنا بڑا مقام دے رکھا ہے.

اور پھر انگوٹھے نہ چومنے والوں کے متعلق یہ کہنا کہ (ان کو) عداوت رسول اللہ ﷺ ہے۔ (جاء الحق: ص۳۷۲)

یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دشمنی ہے۔ (معاذ اللہ)

احمد رضا خان کے فتوے سے کیسی دن سے زیادہ روشن اور کھلی بغاوت ہے۔ رضا خانی مسجدوں میں اگر کسی نے انگوٹھے نہ چومے تو وہاں موجود بریلوی حضرات کے فتوے سننے کے لیے آزمائش شرط ہے، احمد رضا کے اس مسلک سے بغاوت بھی بریلویوں کو رضا خانیت سے باہر کرنے کے لیے کافی ہوگی۔

تاریخ ولادت ۸ر ربیع الاول پر علماء کا اجماع ہے:

احمد رضا لکھتا ہے:

> "اکثر محدثین اور مورخین کے نزدیک تاریخ ولادت آٹھ ربیع الاول ہے اہل زیج نے اجماع کیا ہے، ابن حزم اور حمیدی نے اسی کو مختار کہا۔ حضرت عبد اللہ بن عباس اور حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہم نے یہی روایت کیا ہے"۔ (نطق الہلال ص۱۲)

احمد رضا کے مسلک کے مطابق نبی ﷺ کی تاریخ پیدائش ۸ر ربیع الاول ہے اور اسی پر علماء کا اجماع ہے جبکہ موجودہ رضا خانیوں کی بغاوت ملاحظہ فرمائیں کہ وہ احمد رضا کے اس بیان کردہ اجماع سے ہٹ کر تاریخ میلاد ۱۲ر ربیع الاول بتا رہے ہیں جہاں ایک طرف وہ اپنے اس عمل سے احمد رضا کے دین رضا خانی سے بغاوت کے مرتکب ہو رہے ہیں۔

دوسری طرف وہ لوگ نبی ﷺ کی تاریخ وفات پر خوشی منا کر اپنا شمار غیروں میں کر رہے ہیں۔

وفات شریف ۱۲ ربیع الاول کو ہوئی:

احمد رضا خان نے لکھا ہے کہ:

"یعنی حضور ﷺ کی وفات شریف روز دوشنبہ بارھویں تاریخ ربیع الاول مبارک کو ہوئی"۔ (نطق الھلال: ص ۱۳)

اس وفات شریف کی تاریخ پر خوشیاں منانے والے رضا خانی بتائیں کہ کیا کسی کی وفات پر خوشیاں منانے والے متوفی کے عاشق کہلانے کے حق دار رہتے ہیں اور پھر دیکھیے کہ دین رضوی کے دعوے دار اس جگہ اپنے احمد رضا خان سے کس طرح بغاوت کر کے تنہا ہو چکے ہیں۔

کیا حضور نبی کریم ﷺ کی وفات پر خوشیاں منانا رضا خانیوں کو عملی باغی ثابت کرنے کے لیے کافی نہیں؟ عشق و محبت کے نام پر دین محمدی علی صاحبھا الصلوۃ والسلام پر یہ ظلم و ستم اور اس انحراف نے بریلویوں کو کہیں کا بھی نہیں چھوڑا۔

کئے اس عشق میں بھی لاکھوں ستم تم نے
اگر تم خشمگی ہوتے تو کیا کرتے

ربیع الاول کے جلوس اور تماشے:

اور پھر اس دن ۱۲ ربیع الاول کو جلوس نکالنا اور مٹھائیاں بانٹنا، بریانی نچھاور کرنا، حلوے مانڈے انڈیلنا، روٹیاں پھینکنا، شربت نثار کرنا، ان سب کاموں کو احمد رضا نے اپنی زندگی میں کتنی بار کیا ہے؟ اگر نہیں کیا؟ اور ہرگز نہیں کیا تو پھر یہ رضوی مسلک اور رضا خانی مذہب سے بغاوت نہیں ہے؟

۱۲ جھنڈیاں لگانا۔ اپنی مسجد کے امام کو ۱۲۰۰ روپے یا ۱۱۲ روپے یا صرف ۱۲ روپے دینے کا جواز دین رضوی میں کہاں ہے؟

اس دن بعض جگہوں پر مرغے لڑانا اور مکّہ و مدینہ کے ماڈل بنا کر سڑکوں پر رکھنے کی

اجازت احمد رضا خان نے کب دی ہے؟

کیا یہ سب دین رضا خانی سے بغاوت نہیں ہے؟ اور پھر ان میلا دخوانوں پر بھی غور کیجئے وہ کس قسم کے ہوتے ہیں؟

داڑھی منڈا میلا دخواں:

احمد رضا خان نے لکھا ہے:

"داڑھی منڈوانے والے سے میلا د پڑھوانا کیسا ہے؟

جواب: افعال مذکورہ سخت کبائر سے اور ان کا مرتکب اشد فاسق وفاجر مستحق عذاب یزدان وغضب رحمٰن اور دنیا میں مستوجب ہزاراں زلت وھوان۔ خوش آوازی یا کسی علت نفسانی کے باعث اسے منبر ومسند پر کہ حقیقۃً مسند حضور پرنور سید عالم ﷺ ہے تعظیماً بٹھانا اس سے مجلس مبارک پڑھوانا حرام ہے"۔

(تعلیمات اعلیٰ حضرت: ص ۳۸، فتاویٰ رضویہ جلد دہم)

عید میلاد النبی کے چھوٹی مجلسوں سے لے کر مرکزی جلوس تک تقریباً سب ہی میں داڑھی منڈوں کو منبر سے دعوت دیکر بلایا جاتا ہے اور پھر ان سے میلاد نامے پڑھوائے جاتے ہیں تو یہ میلاد پڑھوانے والے احمد رضا خان کے فتوے کے مطابق گناہِ کبیرہ کے مرتکب، اشد فاسق، مستحق عذاب اور اللہ کے غضب کے مستوجب ٹھہرتے ہیں۔ ان داڑھی منڈوں سے میلاد پڑھوا کر اور زینت مجلس بنا کر بٹھانے والے رضا خانی احمد رضا خان کے اس فتوے کو پھر ایک بار دیکھیں۔

کیا دین رضوی بھی اس بات کی اجازت دیتا ہے؟

احمد رضا کے مسلک پر قائم رہنا ہر فرض سے اہم فرض قرار دینے والے رضا خانی اس مسئلے میں احمد رضا کے مسلک کی کیسی کھلی بغاوت کر رہے ہیں۔

لڑکوں کی نعت خوانی:

احمد رضا خان کی تحریر دیکھیں وہ لکھتا ہے:

"امرد کہ اپنی خوبصورتی یا خوش آوازی سے محل اندیشہ وفتنہ ہو خوش الحانی میں اس سے باز و بنانے سے ممانعت کی جائے گی منقول ہے کہ عورت کے ساتھ دو شیطان ہوتے ہیں اور امرد کے ساتھ ستر شیطان، خوبصورت امرد کا حکم مثل عورت کے ہے"۔ (تعلیمات اعلیٰ حضرت: ص ۱۱۲)

اس جگہ احمد رضا خان نے بتایا ہے کہ خوبصورت امرد کے ساتھ عورتوں سے بھی زیادہ شیطان ہوتے ہیں لیکن آج کل کے میلادوں میں شاید کوئی جلسہ بھی خالی نہیں کہ جس میں امرد (نوعمر لڑکوں) سے نعتیں نہ پڑھوائی جاتی ہوں۔ اس بغاوت کے باوجود وہ خود کو احمد رضا خان کا معتقد کہلانے میں فخر محسوس کرتے ہیں۔

نوعمر لڑکوں کو زینت محفل کے طور پر پیش کر کے اپنی مجالس کی تعداد بڑھانے کی پالیسی اختیار کرنے والے رضا خانی احمد رضا کے فتوے سے تصادم کیوں کر رہے ہیں؟

احمد رضا خان لکھتا ہے کہ:

عرض: میلاد خواں کے ساتھ اگر امرد شامل ہوں یہ کیسا ہے؟

ارشاد: نہیں چاہیے۔ (ملفوظات: ص ۲۳۷)

میلاد خواں کے ساتھ امرد (نوعمر لڑکے) نہیں ہونا چاہیے احمد رضا کے اس فتوے کو پڑھنے کے بعد ذرا میلاد کے جلوس کا معائنہ کیجیے کہ کس طرح "مدنی منّوں" کو اس دن جلوسوں اور جلسوں میں شریک کر کے نعت خوانی کرا کے رضا خانی احمد رضا کے فتوے سے کھلی بغاوت کر رہے ہیں۔

شہادت نامے پڑھنا:

تعلیم احمد رضا ملاحظہ فرمائیں:

''شہادت نامے نثر یا نظم جو آج کل عوام میں رائج ہیں اکثر روایاتِ باطلہ بے سروپا سے مملو اور اکاذیب موضوعہ پر مشتمل ہیں ایسے بیان کا پڑھنا اور سننا وہ شہادت نامہ ہو خواہ کچھ اور۔ مجلس میلاد مبارک میں ہو خواہ کہیں اور مطلقاً حرام وناجائز ہے''۔ (تعلیمات: ص۱۱۴، فتاویٰ رضویہ)

اس جگہ دو باتیں سامنے آئیں

(۱) شہادت نامے اکثر جھوٹی روایات پر مشتمل ہیں۔

(۲) شہادت نامے کسی قسم کے بھی ہوں وہ پڑھنا اور سننا چاہے میلاد میں ہوں یا کہیں اور وہ حرام ہیں۔

لیکن میرے خیال میں شاید ہی کوئی بریلوی ہو جو محرم اور ربیع الاول میں اس حرام کام سے اجتناب کرتا ہو۔ ہر محفل اور ہر مجلس بے سروپا شہادت ناموں سے مملو ہے۔

تعزیہ دیکھنا:

احمد رضا کی نصیحت دیکھیں:

''تعزیہ آتا دیکھ کر اعراض وگردانی کریں اس کی جانب دیکھنا ہی نہ چاہیے اس کی ابتداء سنا جاتا ہے کہ امیر تیمور بادشاہ دہلی کے وقت سے ہوئی''۔

(عرفان شریعت: ص۱۹، نذیر سنز لاہور)

تعزیہ دیکھ کر منہ موڑنے کا حکم دیکھیں اور پھر آج کے بریلوی حضرات کا عمل دیکھیں کس طرح تعزیہ کے جلوسوں میں شرکت کرتے ہیں اور پھر سبیلیں لگا کر ان ماتم کرنے والے شیعوں کو پانی پلاتے ہیں۔ کیا یہ سب تعاون علی الاثم والعدوان کی مد میں داخل نہیں ہے۔

احمد رضا تو تعزیہ دیکھ کر منہ پھیر دینے کا کہہ رہے ہیں اور بریلوی ان تعزیہ داروں کو پانی اور شربت پلا کر مزید ایسی برائیاں کرنے پر اس کی قوت باندھ رہے ہیں۔

انبیاء کرام علیہم السلام اور اصحابؓ عظام کے گستاخوں کے ساتھ اس طرح کا تعاون کرنے کا جواب تو روزِ قیامت بریلوی رضا خانیوں کو دینا ہوگا لیکن دنیا میں بھی یہ لوگ اپنا شمار انھیں میں کروا رہے ہیں، اور یہ پھٹکار اپنے سر لے رہے ہیں۔

اہلسنّت والجماعت دیوبند کے ساتھ بیٹھنے کو حرام سمجھنے والے اور ان سے اتحاد کو شیطانی اتحاد کہنے والوں کو ذرا دیکھیے کس طرح گستاخان انبیاء کرام وازواجِ مطہرات و صحابہ عظام کو دودھ بھرے پیالوں کے شربت پلا رہے ہیں۔ یہ عشق محمد ﷺ ومحبّت صحابہ رضوان اللہ علیہم کے تقاضے کے سراسر خلاف ہے۔ بریلویوں کی طرف سے محرم میں سبیلیں لگا کر دشمنان صحابہ کو سیراب کرنے کے عمل کا شاید کسی کو پتہ نہ چلتا۔

لیکن ۱۴۳۱ھ محرم کے جلوس میں ہونے والے دھماکے میں جب بہت سے روافض ہلاک ہوئے اور حکومت نے ان کے اہل خانہ کے لیے سرکاری فنڈ سے ایک ایک لاکھ روپے کا اعلان کیا تو رضا خانی بھی اپنا کشکول لے کر پہنچ گئے کہ حکومت کو اس بات کا احساس نہیں ہے کہ اس میں اہلسنّت والجماعت کا بھی نقصان ہوا ہے افراد بھی ہمارے شہید ہوئے اس لیے کہ جلوس میں لوگوں کو پانی پلانے کے لیے سنی (بریلوی) بھی سبیلیں لگاتے ہیں اور اس موقع پر سبیل کے لوگ بھی شہید ہوئے۔

(قومی اخبار ۲۹/دسمبر ۲۰۰۹ صفحہ ۲)

حاجی حنیف طیب بریلوی سیکریڑی مرکزی جمعیّت علماء پاکستان کا یہ چشم کشا انکشاف روافض اور رضا خانی جوڑ کا کیسا کھلا ثبوت ہے؟

دشمنانِ انبیاء کرام وصحابہ عظامؓ واہلسنّت وازواج مطہراتؓ کے ساتھ ایسا برتاؤ رضا خانیت کے منہ پر کیا زوردار طمانچہ ہے۔ اور یہ شربت پلانے والے رضا خانی مذہب کے کوئی عوام نہیں ہے بلکہ انجمن طلباء اسلام کے سابق رہنما اور فیض رضا اکیڈمی کے سربراہ فاروق کبیر بھی اس دھماکے میں ہلاک ہوئے۔ (قومی اخبار ۲۹/دسمبر ۲۰۰۹ء)

اوپر کی سطح پر روافض کے ساتھ یہ گٹھ جوڑ کس بات کی غمازی کر رہا ہے؟

ان تعزیہ داروں میں بریلوی حضرات کی شرکت کس مقصد سے تھی وہ تو آپ نے پڑھ لی۔ لیکن اگر یہ شرکت ویسے ہی تماشہ بینی کے لیے ہی ہوتی تو اس کے متعلق بھی احمد رضا خان کا کہنا ہے کہ:

☆ غرض تعزیہ داروں میں لہو ولعب سمجھ کر جائے تو کیسا ہے؟

ارشاد: نہیں چاہیے، ناجائز کام میں جس طرح جان و مال سے مدد کرے گا، یوں سودا بڑھا کر بھی مددگار ہوگا، ناجائز بات کا تماشہ دیکھنا بھی ناجائز ہے...... جو گناہ ان حاضرین پر ہوگا وہ اس پر بھی۔ (ملفوظات اعلیٰ حضرت ص ۲۱۵، حامد اینڈ کمپنی)

ان تعزیہ داروں کے تماشہ بینوں کے بارے میں احمد رضا خان کا فتویٰ دیکھیے اور پھر دین رضا خانی کے ٹھیکیدار پیشواؤں کی حرکات دیکھیے کہ وہ صرف تماشہ بینی ہی نہیں کر رہے بلکہ اس تعزیہ داری کے شرکاء کو شربت پلا رہے ہیں۔

کیا احمد رضا کے فتوے کے مطابق جو گناہ ان روافض پر ہوگا وہ ان نام نہاد سنیوں پر نہیں ہوگا؟

تیجے، ساتے، چالیسویں:

احمد رضا خان کا فتویٰ ملاحظہ فرمائیں:

''موت میں دعوت ناجائز ہے''۔

(فاضل بریلوی اور امور بدعات: ص ۲۵۲)

احمد رضا خان سے سوال ہوا۔

مسئلہ: اکثر بلاد ہندیہ میں رسم ہے کہ میت کے روز وفات سے اس کے اعزا واقارب واحباب کی عورات اس کے یہاں جمع ہوتی ہیں اس اہتمام کے ساتھ جو شادیوں میں کیا جاتا ہے پھر کچھ دوسرے دن اکثر تیسرے

دن واپس آتی ہیں بعض چالیسویں تک بیٹھتی ہیں اس مدت اقامت میں عورت کے کھانے پہننے پان چھالیہ کا اہتمام اہل میت کرتے ہیں...... یہ شرعاً جائز ہے کیا؟ تو احمد رضا نے جواب دیا:

الجواب: سبحان اللہ! اے مسلمان! یہ پوچھتا ہے کہ جائز ہے یا کیا؟ یوں پوچھو کہ یہ ناپاک رسم کتنے قبیح اور شدید گناہوں سخت و شنیع خرابیوں پر مشتمل ہے۔

اولاً یہ دعوت خود ناجائز و بدعت شنیعہ قبیحہ ہے۔

(دعوت میت: ص ۱۶ مکتبہ غوثیہ کراچی، احکام شریعت: ص ۳۱۹)

احمد رضا کا یہ فتویٰ ہے کہ یہ رسوم میت ناجائز اور بدعت شنیعہ قبیحہ ہیں۔ لیکن ذرا اپنے دائیں بائیں کے اہل بدعت کو دیکھیے کیا وہ اس رسم کو ادا کر رہے ہیں۔ جی ہاں! اس رسم کو ادا نہ کرنے والے تو ان کے نزدیک معلوم نہیں وہابی گستاخ اور کیا کیا ہیں۔

احمد رضا کی اتباع کا دم بھرنے والے بریلوی ان قبیح رسموں میں ملوث ہونا باعث عار ہی نہیں سمجھتے اور پھر احمد رضا سے یہ بغاوت کر کے وہ معلوم نہیں کیسے رضا خانی ہیں؟

احمد رضا خان لکھتے ہیں:

''غمی میں یہ تیسرے دن کی دعوت جائز نہیں کہ دعوت تو خوشی میں ہوتی ہے''۔ (احکام شریعت: ص ۳۲۰ دعوت میت ص...... فتاویٰ رضویہ)

دوسری جگہ لکھتے ہیں۔

''میت کے پہلے یا تیسرے دن یا ہفتہ کے بعد جو کھانے تیار کرائے جاتے ہیں سب مکروہ وممنوع ہیں''۔ (احکام شریعت: ص ۳۲۱)

تیجے کو ضروری سمجھنا بدعت ہے:

''شریعت میں ثواب پہنچانا ہے دوسرے دن ہو خواہ تیسرے دن باقی یہ

تعین عرفی ہے جب چاہیں کر لیں انہیں دنوں کی گنتی ضرور شرعی جاننا جہالت وبدعت ہے"۔ (تعلیمات اعلیٰ حضرت: ص ۱۵۳)

"اگر یہ سمجھتا ہے کہ ثواب تیسرے دن پہنچتا ہے یا اس دن زیادہ پہنچے گا اور روز کم تو یہ عقیدہ بھی اس کا غلط ہے اسی طرح چنوں کی کوئی ضرورت نہیں نہ چنے بانٹنے کے سبب کوئی برائی پیدا ہو"۔ (تعلیمات اعلیٰ حضرت: ص ۱۵۱)

قارئین! چوتھے اور پانچویں دن ایصال ثواب کرنا کہاں باقی رہا؟

اب تو صرف تیسرے دن ہی کیا جاتا ہے جو کہ اس بات کی واضح دلیل ہے کہ ضرور شرعی سمجھا جارہا ہے اور پھر یہ تیجہ وغیرہ نہ کرنے والے کو ایک دم وہابی کہہ دینا بھی اس بات کی دلیل ہے کہ تیجہ کو آج کل ضروری سمجھا جارہا ہے۔ شرعی اصطلاح ایصال ثواب کے بجائے اب تو تیجہ ہی اصطلاح بن چکی ہے۔

کھانا سامنے رکھ فاتحہ دینا بیکار بات ہے:

"وقت فاتحہ کھانے کے قاری کے پیش نظر ہونا اگرچہ بیکار بات ہے مگر اس کے سبب وصول ثواب یا جواز فاتحہ میں کچھ خلل نہیں (الی ان قال) ہاں اگر کسی شخص کا یہ اعتقاد ہے کہ جب تک کھانا سامنے نہ کیا جائے ثواب نہ پہنچے گا تو یہ گمان اس کا محض غلط ہے"۔

(الحجۃ الفائحہ: ص ۲۲ نوری کتب خانہ)

آج کل یہ بے کار کام تو اکثر رضا خانی کر رہے ہیں۔

رضا خانی مولوی کے سامنے اگر فاتحہ کے وقت کھانا نہ رکھا جائے تو ان کے دل سے دعاء ہی نہیں نکلتی اور اگر کوئی سنی اس بیکار کام کی مخالفت کر دے تو پھر فوراً اس کے خلاف فتویٰ منظر عام پر آجاتا ہے کہ: "یہ وہابی ہے"۔

جالی شریف کو بوسہ دینا بے ادبی ہے:

احمد رضا کا فتویٰ دیکھیں:

''خبردار جالی شریف کو بوسہ دینے یا ہاتھ لگانے سے بچو کیونکہ خلاف ادب ہے بلکہ چار ہاتھ فاصلہ سے زیادہ قریب نہ جاؤ''۔

(انوار البشارہ فی مسائل الحج والزیارۃ: ص ۲۹، بہار شریعت: ص ۱۴۲)

محمد نبی کریم ﷺ (فداہ ابی وامّی) کے مزار انور پر زیارت کے وقت ہاتھ لگانے سے بچنے کا حکم ملاحظہ فرمایئے اور بوسہ دینے سے روکنے کا فتویٰ دیکھیے اور پھر آج کل کے مزارات پر ہونے والی حرکات کا دیکھیے کہ کس طرح سجدے ہورہے ہیں، کیسی چوما چاٹی ہورہی ہے۔ احمد رضا خان کے فتوے کے خلاف کیسی عملی بغاوت ہے؟ اور اگر کوئی ان حرکات سے منع کردے تو فوراً اس پر وہابیت کا فتویٰ جڑ دیا جاتا ہے۔

جمعیّت علماء پاکستان کے شاہ نورانی میاں جو بریلوی مسلک سے متعلق تھے اور رضا خانی مسلک کے عالم تھے، لیکن جب انہوں نے ٹی وی کو انٹرویو دیتے ہوئے یہ کہہ دیا کہ جہاں تک مزاروں پر سجدہ کرنے سر جھکانے اور چومنے کا تعلّق ہے بالکل حرام ہے۔ تو بریلوی مشنری کی جانب سے فوراً بیک آواز نعرہ بلند ہوا۔

''نورانی میاں تو وہابی ہو گئے''۔

آخر مسئلہ شرعیہ کے اظہار پر رضا خانیوں کی طرف سے وہابیت کے فتوے کی وجوہ کس بنیاد پر ہیں؟ اور اگر علماء اہلسنّت دیوبند کے خلاف مسائل شرعیہ کے بیان پر انھیں وہابی، وہابی کہا جاتا ہے تو یہ کہاں مناسب ہے؟ اس سے ظاہر ہورہا ہے کہ بریلوی علماء اور عوام کے ہاں جو بھی شریعت کی بات کردے بس وہ وہابی ہو جاتا ہے۔

احمد رضا خان کا فتویٰ ہے کہ:

''قبروں کو بوسہ نہ دینا چاہیے''۔ (فتاویٰ رضویہ: ۱۹۳، جلد ۴)

لیکن آج کل کے رضا خانی پارٹی کی یہ دگرگوں حالت بھی دیکھیے کہ وہ احمد رضا کے ان فتوؤں کی کھلے بندوں مخالفت کررہے ہیں۔

قوالی حرام ہے:

احمد رضا خان کا فتویٰ ملاحظہ فرمائیں:

مزامیر کے ساتھ قوالی کا حکم پوچھا گیا تو جواب دیا:

الجواب: ایسی قوالی حرام ہے حاضرین سب گناہ گار ہیں اور ان سب کا گناہ ایسا عرس کرنے والوں اور قوالوں پر ہے اور قوالوں کا بھی گناہ اس عرس کرنے والے پر بغیر اس کے کہ عرس کرنے والے کے ماتھے قوالوں کا گناہ جانے سے قوالیوں پر سے گناہ کی کچھ کمی آئے یا اس کے اور قوالوں کے ذمہ حاضرین کا وبال پڑنے سے حاضرین کے گناہ میں کچھ تخفیف ہو نہیں بلکہ حاضرین میں ہر ایک پر اپنا پورا گناہ اور قوالوں پر اپنا الگ اور سب حاضرین کے برابر جدا اور ایسا عرس کرنیوالے پر اپنا گناہ الگ اور قوالوں کے برابر جدا اور سب حاضرین کے برابر علیحدہ وجہ یہ کہ حاضرین کو عرس کرنے والے نے بلایا ان کے لیے گناہ کا سامان پھیلایا اور قوالوں نے انھیں سنایا۔ اگر وہ سامان نہ کرتا یہ ڈھول سارنگی نہ سناتے تو حاضرین اس گناہ میں کیوں پڑتے اسے ان سب کا گناہ ان دونوں پر ہوا پھر قوالوں کے اس گناہ کا باعث عرس کرنے والا ہوا وہ نہ کرتا نہ بلاتا تو یہ کیونکر آتے، بجاتے۔ لہٰذا قوالوں کا بھی گناہ اس بلانے والے پر ہوا۔ (احکام شریعت: ص ۷۸)

اس مسئلہ کی کیسی کھلی بغاوت ہو رہی ہے۔

کون سے مزار اس حرام کام سے محفوظ ہیں، ہر ایک پر داڑھی منڈے بے دین شرابی چرسی قوال آ کر اس طرح کی قوالیاں گا کر اپنی اور پیران طریقت کی جیبیں نذرانوں سے بھر رہے ہیں اور پھر یہ سب کام اولیاء کے عرس کے نام پر ہو رہا ہے ان قوالیوں پر جھومنے والے مجذوب کہلا رہے ہیں. اور پہنچی ہوئی سرکار کا لقب پا رہے

ہیں۔

گدی نشین اپنی جیبیں اور اپنے پیٹ ان قوالیوں سے بھر رہے ہیں۔

بے دین قوالوں کے اس قبیح عمل کو جائز ثابت کرنے کی کوشش کرنے والے رضا خانی بتائیں یہ احمد رضا کے مسئلے سے کھلی بغاوت نہیں ہے اور واضح انحراف نہیں ہے؟

یا محمد کہہ کر پکارنا حرام ہے

احمد رضا لکھتا ہے:

''نام اقدس لے کر نداء حرام ہے''۔ (حیات اعلیٰ حضرت: ص ۳۵۰، ج ۱)

''یا محمد کہہ کر پکارنے کو منع کیا گیا''۔ (تفسیر الحسنات: ص ۹۶، ج ۶)

بریلوی مفتی احمد یار گجراتی کا فتویٰ ہے کہ:

''ان کو بشر یا انسان کہہ کر پکارنا یا حضور علیہ السلام کو یا محمد ...... کے الفاظ سے یاد کرنا حرام ہے''۔ (جاء الحق: ص ۱۴۳)

احمد رضا خان اور اکابرین رضا خانیت یا محمد کی ندا کو حرام اور ممنوع قرار دے رہے ہیں لیکن دوسری جانب مفتی احمد یار گجراتی بریلوی کے صاحبزادہ صاحب اس یا محمد کو بریلویوں کی شناخت قرار دے رہے ہیں۔ (تفسیر نعیمی ص ۶۵۱، ج ۱۶)

یہ حرام کام رضا خانیوں کی شناخت بن گیا ہے۔

موجودہ دور کے کون سے بریلوی ہیں جن کے دوکان پر یا زبانوں پر یا محمد کا نعرہ نہیں؟ بلکہ خود علماء رضا خانیت بھی یہی تعلیم دیتے ہیں کہ یا محمد اپنی دکانوں پر لکھا کرو تا کہ یہ حرام کام کہیں ہم بریلوی حضرات سے رہ نہ جائے بھلا اس کے رہ جانے سے ہم بریلوی کیسے رہیں گے۔

اگر کوئی اہلسنّت اس مسئلے پر کچھ کہتا ہے تو دھڑ سے فتویٰ لگ جاتا ہے کہ تم ''نبی کو نہیں مانتے''۔

لیکن احمد رضا خان اور رضا خانی علماء کے فتویٰ کس واضح انداز میں موجود ہیں اور دوسری طرف رضا خانی حضرات کا عمل دیکھیے اس یا محمد کو اپنی شناخت بنایا ہوا ہے اور یہ صرف دین رضوی سے بغاوت ہی نہیں بلکہ اس حرام کام کا ارتکاب بھی ہے۔ جس کے متعلق احمد رضا کا فتویٰ بیان ہو چکا ہے۔

مخلوق کو عالم الغیب کہنا:

احمد رضا خان لکھتا ہے:

''مخلوق کو عالم الغیب کہنا مکروہ ہے''۔

(الامن والعلیٰ: ص ۷۰ اشبیر برادرز لاہور)

احمد رضا خان کا یہ واضح فتویٰ ہے کہ مخلوق کو عالم الغیب کہنا مکروہ ہے اور المیز ان (احمد رضا نمبر ص ۱۴۹) پر اس کو حرام و ناجائز لکھا ہے۔ لیکن اس وقت بریلوی رضا خانیوں کا عمل دیکھیے وہ اس لفظ کا اطلاق مخلوقات پر کرتے ہیں۔

سعید اسعد کی تقریریں (ص ۳۳۵) پر عنوان باندھا ہے:

''حضور عالم الغیب''

لیکن احمد رضا خان کے فتوے کی مخالفت کے باوجود یہ حضرات خود کو بریلوی کہتے ہیں۔ علمائے اہلسنّت سے بغض و عناد کی رو میں بہہ کر اس مکروہ حرام کام کا ارتکاب کس ڈھٹائی سے کیا جا رہا ہے۔

حضور کی قسم کھانا بے ادبی ہے:

احمد رضا خان کا قول دیکھیے:

عرض: حضور کی قسم کھانا جائز ہے؟

ارشاد: نہیں

عرض: کیوں کیا بے ادبی ہے؟

ارشاد: ہاں۔ (ملفوظات ص ۴۱۷ حصہ چہارم، احکام شریعت ص ۲۵۲)

احمد رضا خان کا یہ فتویٰ اس مسئلہ پر کتنا واضح ثبوت ہے کہ حضور ﷺ کی قسم کھانا ناجائز و بے ادبی ہے۔ لیکن اس کے باوجود بھی آج رضا خانی حضرات کی مذہبی خودکشی دیکھیے وہ کسی دھڑلے سے حضور ﷺ کی قسمیں کھاتے ہیں کبھی آپ ﷺ کے چہرے کی قسم کھاتے ہیں۔

کبھی آپ ﷺ کی زلف کی قسم کھاتے ہیں۔

کبھی حضور ﷺ کے شہر کی قسم کھاتے ہیں۔

کیا وہ اپنے احمد رضا خان کے فتوے کی رو سے بے ادبی کے مرتکب نہیں ہو رہے ہیں؟

یہ احمد رضا سے اور اس کے مسلک سے واضح بغاوت آخر کیوں کی جا رہی ہے؟ اپنی نفسانی خواہشوں میں احمد رضا خان کی بات کو تسلیم کر لیتے ہیں لیکن جہاں کچھ اور مقصود ہو وہاں احمد رضا کی بات درخور اعتناء ہی نہیں سمجھتے آخر کیا وجہ ہے؟

اہلسنّت کو کافر نہ کہو:

احمد رضا خان کا واضح فتویٰ دیکھیے

''علمائے محتاطین انھیں کافر نہ کہیں یہی صواب ہے۔۔۔۔۔ یہی جواب ہے اور اسی پر فتویٰ ہوا اور یہی ہمارا مذہب اور اسی پر اعتماد اور اسی میں سلامتی اور اسی میں استقامت''۔ (تمہید ایمان ص ۱۳۵ مکتبہ المدینہ کراچی)

احمد رضا خان کا علماء اہلسنّت والجماعت دیوبند سے متعلق یہ فتویٰ کس قدر صاف اور واضح ہے کہ:

''محتاط علماء انھیں کافر نہ کہیں''

لیکن ادھر رضا خانیوں کا عمل دیکھیں کہ وہ احتیاط اور انصاف کو کیسے تار تار کر رہے ہے

ہیں؟ اور کس طرح بے دھڑک ہو کر اہلسنّت کو کافر اور گستاخ وغیرہ کہہ رہے ہیں۔ احمد رضا کے اس فتوے کو رضا خانی کیوں ردّی کی ٹوکری میں پھینک رہے ہیں۔ آخر احمد رضا کے اس مسلک سے بغاوت کر کے رضا خانی خود کو بریلوی اور رضا خانی کہلانے کے حق دار ہیں؟

اہلسنّت والجماعت دیوبند کے مسلمان ہونے پر احمد رضا کی کیسی واضح تائید ہے اور پھر احمد رضا کے اس فتویٰ پر احمد رضا نے جو مذہب اعتماد سلامتی اور استقامت کی مہر لگائی ہے وہ بھی اہل بدعت کی آنکھیں کھول دینے کے لیے کافی ہے۔

اپنے جلسوں کتابوں اور محافل میں علماء اہلسنّت والجماعت کو کافر گستاخ وہابی کہنے والے رضا خانی احمد رضا کے اس مسلک پر عمل کرتے تو ملک پاکستان مذہبی انتشار اور افتراق سے کتنی آسانی سے نکل سکتا تھا، لیکن اس کی مخالفت کرنے والے اور احمد رضا خان کے فتوے پر توجہ نہ دینے والے رضا خانی اس فرقہ واریت کا اصل سبب بن رہے ہیں۔ اور دوسری جانب احمد رضا خان سے بھی بغاوت کر رہے ہیں۔

شاہ اسماعیل شہیدؒ کو ہم کافر نہیں کہتے:

احمد رضا خان کا فتویٰ ملاحظہ فرمائیں:

عرض: اسماعیل دہلوی کو کیسا سمجھنا چاہیے؟

ارشاد: میرا مسلک یہ ہے کہ وہ یزید کی طرح ہے اگر کوئی کافر کہے منع نہ کریں گے اور خود کہیں گے نہیں۔ (ملفوظات: ص ۱۱۰)

مذکورہ کتاب یعنی ''ملفوظات اعلیٰ حضرت'' احمد رضا کی آخری تصنیف ہے جس میں احمد رضا خان کا یہ فتویٰ مندرج ہے کہ:

''اسماعیل دہلوی کو ہم کافر نہیں کہیں گے''۔

کیا یہ فتویٰ غلط ہے؟

اگر رضا خانی اس فتویٰ کو غلط نہیں کہتے اور ہر گز نہیں کہتے تو رضا خانی بتائیں کہ پھر کیا وجہ ہے کہ آج تکفیر کی بندوق تانے مسلسل شاہ اسماعیل شہیدؒ پر برس رہے ہیں؟ کیا احمد رضا نے یہ فتویٰ خلاف اسلام دیا ہے؟ اگر نہیں دیا تو پھر اس سے بغاوت کیوں؟ پھر گلی کوچوں اور بازاروں میں یہ بغاوت کر کے وہ خود کو رضا خانی مذہب سے کیوں خارج کر رہے ہیں؟

صرف غیر مسلموں کی خوشنودی کے حصول کے لیے وہ احمد رضا کے اس فتوے کو ٹھکرا کر مسلک اہلسنّت والجماعت پر کیچڑ اچھال رہے ہیں۔

غیر عالم کو وعظ کہنا حرام ہے:

احمد رضا خان کیا لکھتے ہیں۔

عرض: کیا واعظ کا عالم ہونا ضروری ہے؟

ارشاد: غیر عالم کو وعظ کہنا حرام ہے۔ (ملفوظات: ص ۱۲)

قارئین! احمد رضا خان کا یہ فتویٰ ہے کہ غیر عالم کو وعظ کہنا حرام ہے۔ لیکن ذرا آپ رضا خانی واعظوں اور دعوت اسلامی کے غیر عالم مقرروں سے پوچھیے کہ وہ اس حرام کام میں کتنے ہمہ تن مصروف ہیں اور کتنی محنت اور لگن کے ساتھ احمد رضا کے اس فتوے سے بغاوت کر رہے ہیں، مسجدوں اور بازاروں میں احمد رضا کے اس مسئلہ کی دھجیاں اڑا رہے ہیں، دعوت اسلامی کے نابالغ مبلّغین کی موجودہ صورتحال کو دیکھیے کہ کس طرح مساجد جیسی عبادت کی مقدس جگہوں پر ٹی وی لگا کر الیاس قادری کے جلوے دکھانے کی مذموم سعی لاحاصل کر رہے ہیں، جن سے مسجدوں کا تقدس پامال ہو رہا ہے۔

وعظ و تبلیغ کا یہ نرالا انداز بھی رضا خانیت اور نام نہاد دعوت اسلامی کو غیر اسلامی ثابت کرنے کے لیے کافی ہے مسجدوں کے ساتھ یہ گستاخانہ رویہ اختیار کرنے والے

نام نہاد سنی بتائیں کہ اسلام میں اس عمل کی اجازت کہاں ہے؟

کیا وہ اپنے اس طریقے کو اسلامی جامہ پہنا کر اپنے لیے حلال کر چکے ہیں؟

یا مسجد جیسی مقدس سرزمین پر آکر یہ شراب، حلال ہو چکی ہے؟

کچھ بھی ہو، دعوت اسلامی کے غیر عالم واعظوں اور نابالغ خطیبوں اور ننھے مبلغوں سے کیا کیا شکوے کریں؟

ایں خانہ ہمہ آفتاب اند

اونچی قبریں بنانا خلاف سنت ہے:

احمد رضا خان لکھتا ہے:

''(قبر کا اونچا بنانا) خلاف سنت ہے میرے والد ماجد میری والدہ ماجدہ اور میرے بھائی کی قبریں دیکھیے ایک بالشت سے اونچی نہ ہوں گی''۔

(تعلیمات اعلیٰ حضرت: ص...... ملفوظات: ص ۳۲۸ سوم)

''بلند قبر میں حد شرع ایک بالشت ہے''۔ (شفاء الوالہ: ص ۱۰)

عملاً احمد رضا کے اس فتوے کی مخالفت تو کسی سے ڈھکی چھپی بات نہیں۔ قبروں کو جتنا بلند کیا جاتا ہے وہ اس فتوے کے سراسر خلاف ہے۔

اور رضا خانیون کی اس مسئلے میں احمد رضا خان سے بغاوت بھی ان کے مسلکی خودکشی کی آئینہ دار ہے۔

مزاروں پر مرغ لے جانا:

احمد رضا خان کا مسلک ہے کہ:

''مرغ مزار پر لے جانا نہ چاہیے''۔ فتاویٰ رضویہ: ص ۲۹۵، ج ۲۰)

مزاروں پر چڑھاوے چڑھانے والے رضا خانی حضرات سے گذارش ہے کہ ذرا احمد رضا کا یہ واضح فتویٰ دیکھیے کہ وہ کس طرح اس عمل سے منع کر رہے ہیں اور پھر

اپنے گریبان میں جھانکئے کہ آپ کس طرح اس فتوی کی مخالفت کررہے ہیں۔

نقلی سجادہ نشینوں کے پیٹ کے جہنم کو بھرنے کے لیے اور صاحب مزار کو خوش کرنے کی نیت سے کرنے والے رضا خانی پہلے یہ سوچیں کہ کیا اس عمل کی اجازت احمد رضا خان نے دی ہے؟

رضا خانیوں کے ہوشیار اور چالاک مولوی بھی احمد رضا کے اس فتویٰ کو عوام کے سامنے نہیں آنے دیتے کہ کہیں یہ آمدنی بند نہ ہو جائے۔ دین رضوی کی دھجیاں بکھرتی ہیں تو سو بار بکھریں، ان کو اس سے کوئی واسطہ سروکار نہیں۔

قبروں پر اگر بتی جلانا:

ایک بریلوی لکھتا ہے:

''احمد رضا خان نے اسی طرح قبروں کے اوپر عود یا لوبان جلانے کی سخت ممانعت فرمائی''۔ (تعلیمات اعلیٰ حضرت: ص ۳۳)

احمد رضا خان نے لکھا ہے کہ:

''اگر بتی قبر کے اوپر رکھ کر نہ جلائی جائے کہ اس میں سوءِ ادب اور بد فالی ہے''۔ (فتاویٰ رضویہ: ص ۲۵۲، ج ۹)

قبروں پر عود اور لوبان جلانے، کیوڑے عرق گلاب اور قسم قسم کی عطروں کی نچھاوری کا اگر صحیح مشاہدہ کرنا ہو تو آج کل کے قبرستان پر اہل بدعت کی حرکتوں کو دیکھ لیجئے، کس طرح احمد رضا خان کے اس فتوے کی مخالفت پر کمر کسے بیٹھے ہیں۔

دین رضا خانی کے یہ باغی اپنی ان تمام مخالفتوں کے باوجود خود کو رضا خانی کہتے ہوئے عار محسوس نہیں کرتے۔

جعلی مزارات کی تعظیم جائز نہیں:

''جھوٹا مزار بنانا اور اس کی تعظیم جائز نہیں''۔

(فتاویٰ رضویہ: ص ۴۲۷، جلد ۹)

احمد رضا خان نے لکھا ہے کہ:

''ایسے شخص کی قبر کو ولی کا مزار ٹھہرانا اور مسلمانوں کو دھوکہ دینے کے لیے اس کے یہ اہتمام کرنا اور لوگوں کو وہاں مراد مانگنے کی ترغیب یہ ضرور مکروہ زور ہے''۔ (فتاویٰ رضویہ: ص ۴۲۷، ج ۹)

فلانہ شاہ اور فلانی شاہ کے ایسے درجنوں مزارات ہیں کہ جن کے اوپر صاحب مزار کا اتنا بڑا اور طویل نام لکھا جاتا ہے کہ عوام مرعوب ہو جاتے ہیں اور پھر اس مزار کے حجرے میں ایک ''داڑھی صاف'' سجادہ نشین بٹھا دیا جاتا ہے جو عوام کو اس مزار والے بابا کے بعض خدائی اختیارات سنا کر ان سے نذرانے وصول کرتا ہے۔ نذرانے نہ دینے والوں کو بابا کی بعض جعلی کرامات سے ڈرایا جاتا ہے کہ بابا تمہاری بھینس کو مار دے گا، بچہ مار دے گا۔

بالآخر اس خدا کے نافرمان سجادہ نشین کی دکان بھی چمک جاتی ہے اور پیر صاحب کی مزار بھی ہزاروں جاہلوں کی مست گاہ اور سجدہ ریزی کا مرکز بن جاتا ہے اور یہ سب کچھ کرنے والے بہت بڑے سنی بریلوی ہونے کے دعویدار بھی ہوتے ہیں، ان کا دعویٰ ہوتا ہے۔

ہمچنیں دیگرے نیست

لیکن یہ سب کچھ کر کے بھی ان کے دعویٰ بریلویت پر کوئی آنچ نہیں پڑتی۔

سیاہ خضاب حرام ہے:

احمد رضا نے لکھا ہے کہ:

''صحیح مذہب یہ ہے کہ سیاہ خضاب حالت جہاد کے سوا مطلقاً حرام ہے جس کی حرمت پر احادیث صحیح و معتبرہ ناطق''۔ (مسئلہ سیاہ خضاب: ص ۵)

احمد رضا نے ایک اور جگہ لکھا ہے:

"خضاب سیاہ یا اس کی مثل حرام ہے...... حدیث میں ہے...... سیاہ خضاب کافر کا ہے...... حدیث میں ہے کہ...... اللہ دشمن رکھتا ہے بڈھے کوّے کو"۔ الخ (ملفوظات: ص ۲۲۳)

بہت بڑے بڑے خطیب اور مفتی کہلانے والے رضا خانی حضرات کا عمل دیکھیے کہ وہ اس مسئلہ میں احمد رضا خان کی عملی بغاوت کا کس دیدہ دلیری سے مظاہرہ کر رہے ہیں۔ احمد رضا خان سیاہ خضاب کو حالت جہاد کے سواء مطلقاً حرام فرما رہے ہیں اور رضا خانی احمد رضا خان کے اس فتوے کو ٹھکرا کر اپنی من مانی کر رہے ہیں۔

احمد رضا خان اس عمل کے مرتکب بمصداق حدیث کافر کہہ رہے ہیں اور بڈھا کوا بتا رہے ہیں، لیکن اس کی بغاوت کا مشاہدہ کیا جا سکتا ہے

محرم اور صفر میں نکاح جائز ہے:

احمد رضا ایک سوال کے جواب میں لکھتے ہیں:

سوال: محرم وصفر میں نکاح کرنا منع ہے؟

جواب: نکاح کسی مہینے میں منع نہیں یہ غلط مشہور ہے۔

(تعلیمات اعلیٰ حضرت: ص ۱۲۹)

سوال: محرم میں کوئی شادی بیاہ نہیں کرتے۔؟

جواب: یہ سوگ اور سوگ حرام ہے۔

(فاضل بریلوی اور امور بدعات: ص ۲۱۴)

محرم وصفر میں نکاح کو ناجائز کہنے اور سمجھنے والے بریلوی رضا خانی احمد رضا خان کے اس فتوے کو بغور پڑھیں اور سوچیں کہ کیا وہ اس سوگ میں عملاً شریک نہیں ہو رہے؟ اور اس حرام کام کے مرتکب ہو رہے ہیں اور احمد رضا کی بغاوت کا ارتکاب کر رہے ہیں۔

بریلویوں کی
شیطان سے محبت
ترتیب
مفتی نجیب اللہ عمر
ناشر انجمن دعوت اہل السنّۃ والجماعۃ